

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۲

گلدستۂ اخبار

ہم اب اپنا کام کرچکی۔ دشمن فوجوں نے آن مان لی

آٹھویں ڈویژن افواج کا صدر مقام لکھنؤ سے فورٹ ولیم کلکتہ کو منتقل کرینگے۔ طے پایا ہے۔

بنارس کی کمتری کنفرنس میں پنجاب۔ بنگالہ۔ بہار اور صوبجات متحدہ سے ۲۵۴ ڈیلی گیٹ شریک تھے۔

مانک پور کے موضع گرمیں ہم سلو ڈاکو آپڑے سیتانامقہ شاہ کا مکان لوٹ پٹ لیا۔ افسوس۔

دہلی میں پایہ تخت قرار پایا۔ اس پر رائے دی گئی کہ اس کا نام جارج پور یا قیصر آباد رکھا جاوے۔

سرحد ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقہ شیرانی میں ۲۰ دسمبر کو ایک دستہ ملٹری پولیس پر فیر کئے گئے۔

سرحدی ملٹری پولیس کا دستہ مغل کوٹ سے گزرتا تھا جبکہ لوٹیرا جماعت نے اس پر گولی سرکی۔

ملٹری پولیس کا ایک جوان سخت مجروح تھا۔ اس کی سواری کا گھوڑا ہلاک۔ لوٹیروں کا پتہ نہیں۔

پچھلے چھ سال میں ہندمیں انڈین پریس کے (۵۰) مقدمات تھے۔ کہ جن میں پریس کو سزائیں دی گئی ہیں۔

۱۶ مقدمات میں قیدیوں پرسختی کی گئی جبکہ وہ تحویل پولیس میں تھے اور ۱۸ قیدی ہلاک تھے۔

حاجیاں حجاز کے جہاز مجیدیہ کے کپتان کو ۵۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ اس لئے کہ مقررہ تعداد سے ۴۴ زیادہ حاجی سوار تھے۔

جہاز محمدی کے کپتان کو ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ۱۴۲ حاجی زیادہ سوار کئے گئے تھے۔

جہاز شاہ امیر کے کپتان پر بھی بمبئی میں مقدمہ چلائینگے وہ بھی جدہ سے زیادہ حاجی سوار کرکے لایا ہے۔

اب جبکہ دہلی صدر ہند قرار پایا ہے۔ سندھ کا پنجاب سے ملحق کرنا خاص طور پر ضروری سمجھا جاتا ہے۔

ترائی نیپال میں شہنشاہ معظم کی پارٹی نے ۳۹ شیر شکار کئے۔ ۱۸ گینڈے۔ ۴ ریچھ۔ علاوہ ہرن وغیرہ۔

کلکتہ میں ایک مارواڑی کے رولر فلز میں آگ لگی۔ نقصان قریباً چار لاکھ روپیہ ہوا۔

گجرات وکاٹھیاواڑ کے قحط زدگان کی امداد کے لئے بنارس میں بھی ایک چندہ کھولا گیا ہے۔

شاہی مسجد لاہور میں مسلمانوں کا عظیم جلسہ ہمدردی ایران میں کیا گیا۔ روس کی خبر آڑے ہاتھوں لی۔

نواب قزلباش سی آئی ای پریسیڈنٹ تھے۔ سرکار سے چاہا گیا کہ ایران کی حمایت ضرور فرمائے۔

گجرانوالہ کے ریلوے سگنیلر لالہ سنت رام ٹرین سے آرتے ہوئے کچلکر مرگئے۔ اٹھائیس سالہ جوان تھے۔

خبر ہے کہ حضور ویسرائے ایام کرسمس کے تین چار ہفتے کلکتہ میں کاٹا کرینگے۔

گورنر بنگال کا قیام ایوان بلویڈیر میں ہوگا۔ ویسرائے اپنے گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ میں ٹھہرا کرینگے۔

کلکتہ کی شاندار گارڈن پارٹی میں شہنشاہ معظم نے بعض فوجی افسران سے ہندوستانی میں گفتگو فرمائی۔

کولمبو کے اخبار سیلون آبزرور کے اڈیٹر مسٹر فلپ ازمن وہاں کے تالاب میں ڈوب مرے

جنوب ایران میں برٹش کے خلاف جوش بھڑک اٹھا سرکوبی کو تعزیری مہم روانہ کی گئی۔

*

اخبار کی بہار

روس کے وزرائے کونسل نے ملکی فوج والوں کا کام تمام قلمرو روس میں عکما بند کردیا ہے۔

جنگ ٹریپلی کے متعلق میدان بنگاری میں ۲۵ کو سخت لڑائی ہوئی اُس کی خبر پہنچی ہے۔

یہ خبر روائے ہے کہ اس لڑائی میں پانسو ترک قتل ہوچکے جن میں بعض لیڈران بھی شامل تھے۔

مسودہ پنچایت کی سیلکٹ کمیٹی ۱۲ تاریخ کو دفتر فنانشل کمشنر لاہور میں اجلاس کرینگے

تبت میں چینی فوج نے دو سو تبتی قتل کئے سوا سو تبتی قید کئے گئے۔ ان سب کے سر کاٹ ڈالے گئے ہیں۔

گیانٹزی میں چینی حکام کی کانفرنس کرینگے۔ مطلبیہ ہے کہ اہل تبت قطعی بے ہتھیار کئے جاویں

ابور کے مجرم فرقہ کے سردار رخصت کئے گئے۔ تاکہ جرمانہ کی رقم جمع کرکے پیش کریں یہ فیصلہ ہے۔

سندھ کے سٹیشن جیکب آباد سے کشمور تک نارو گیج کی ریل بنائینگے۔ فاصلہ ۷۳ میل ہے۔

کلکتہ میں ایک نوجوان بنگالی پکڑا گیا۔ قابل اعتراض پمفلٹ تقسیم کرتا تھا۔

ہند میں دو سو بیس پولیٹکل قیدی ہیں ۱۸۳ کی سزائیں معاف یا تخفیف کی گئیں بخوشی دربار دہلی۔

شہنشاہ معظم اور شہنشاہ بیگم نے کلکتہ میں جنگی پریڈ دیکھی جس میں ۹۵۰۰ جوان شریک تھے۔

بنگالی ناگپور ریلوے کی ایک شاخ جھارسگڈہ سٹیشن سے چاندبلی تک منظور کی گئی۔ فاصلہ تیس میل ہے۔

دربار دہلی کی شہنشاہی پوشاکیں عجائب خانہ کلکتہ کے نئے کمرہ میں مزین کی گئیں۔ قابل دید۔

پایہ تخت ایران سے خبر ہے کہ روسیوں نے بعد کورٹ مارشل کے تبریز میں آٹھ آدمیوں کو سزائے پھانسی دی۔

ان لوگوں میں ثابت تھا کہ حال کی لڑائی میں جوش بھڑکایا ان میں ثقۃ الاسلام بھی شامل ہے۔

پیکن سے خبر ہے کہ سات سو سرکاری فوج سلطنت لاانچو کی محافظ تھی۔ وہ سرکش ہوگئی ہے۔

خوف ہے کہ باغی فوج سانبر میں ریلوے کا مال روک لیگی

انقلاب پسندوں کے ساتھ پھر عارضی مصالحت انجام دی گئی۔ جاؤ وارفنگ سابق وزیر لڑائے مریچوان نے چنگٹو چھڑوا لیا ہمدرد اس فوج کے جو تبت سے منگوائی گئی ہے۔

برٹش وزیر خارجیہ نے وہاں کی سپیس سوسائٹی کے ڈیپوٹیشن جس میں جنگ ٹریپلی پر اعتراض کرنا منظور تھا۔

قسطنطنیہ کے پیغام سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ کی جدید مجلس وزرات قائم کی گئی۔ مبارکباد ہے۔

چند روز ہوئے کہ ایک شخص مسمی شیخ عبدل ٹمپے کلکتہ میں وارد ہوا۔ چونکہ اس شخص کا کلکتہ میں کوئی دوست یا رشتہ دار نہیں تھا جس کے گھر میں پناہ لیتا۔ اس لئے اس کی حالت بالکل لاوارثوں کی سی ہوگئی۔ آخر کار ایک مسلمان صاحب نے اس کو داگنج میں بری حالت میں دیکھا اور شیخ عبدل پر ترس کھاکر اپنے گھر لیگیا اور وہاں اپنے ہاں ملازم رکھا۔ ایک روز شیخ عبدل کا مالک باہر کسی مقام پر گیا۔ اس کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھا کر یہ کمبخت مالک کا صندوق توڑ کر تمام زیورات اور نقدی لیکر بھاگ گیا۔ خوش قسمتی سے انسپکٹر پولیس نے اس بدمعاش کو ریلوے سٹیشن پر عین اُس وقت گرفتار کرلیا جس وہ ٹکٹ لے کر اپنے وطن جانے کو طیار تھا۔ چنانچہ اس کا چالان علی پور کے پولیس مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس میں کیا گیا جہاں سے ملزم شیخ عبدل کو تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔

سان فرانسسکو میں ایک ایسی تیتی دری ہے۔ کہ جس کی قیمت اُس کے وزن کے برابر سونے سے بھی زیادہ ہے

۲۷ دسمبر لنشان طہران کی ایک تاربرقی میں بیان ہے کہ ہندوستانی سواروں پر اور ایک حملہ ہوا اور اس مرتبہ کازرون میں یہ حملہ کیا گیا۔ دو سوار مار ڈالے گئے۔

مسٹر شسٹر جو حال میں موقوف کئے گئے اُس کی بنیاد پر انہوں نے گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ جس وقت میرا جانشین مقرر ہو جاویگا تو میں اپنے عہدہ کا کام اُس کے حوالے کرنے کو طیار ہوں۔

سینٹ پیٹرسبرگ کی ایک تاربرقی میں بیان ہے کہ کانسل جنرل تبریز نے تحریر کیا کہ روسی فوج نے صلح پسند باشندوں کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا۔ حالانکہ فدائیوں نے روسی زخمیوں پر بڑا ظلم کیا تھا۔ اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے۔ اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ روسی فوج نے ان مکانات کی عورتوں اور لڑکوں کی حفاظت کی جن پر گولے پھینکے گئے تھے۔

مسٹر اسمارٹ برٹش کانسل شیراز بوشہر سے سواروں کے ایک دستہ کے ہمراہ شیراز کو آرہے تھے۔ اُثنا راہ میں گازرون کے قریب کاشنگی لوگوں نے سڑک کی گارد پر حملہ کیا آپس میں سخت جنگ ہوئی جس کے سبب سے ایک اسوار مارا گیا۔ اور تین سوار زخمی ہوئے۔

روئٹر کمپنی کو معلوم ہوا ہے کہ روس کے آخری فرمان کا جو جواب ایران نے دیا ہے اس میں بیان ہے کہ چونکہ بڑی خواہش ہے کہ برطانیہ اعظم اور روس سے اُس کے دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔ لہذا ایران آئیندہ اسباب کی احتیاط رکھیگا کہ وہ بیرونی افسروں کو اس طرح مقرر نہ کرے جس سے دونوں گورنمنٹوں کے جائز مقاصد کو ضرر پہونچے۔ اور وہ پیشتر سفارتوں سے مشورہ کریگا۔

مراکو میں ۲۸ دسمبر کو مزید جنگ ہونے کی نسبت تحریر کیا ہی کہ اسپینیوں کے دو آدمی مقتول اور دہ مجروح ہوئے

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۱۲ - جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

ایڈیٹوریل نوٹس

ایثار نفسی

نمبر ۱۳

عبادت و - انسان پر اپنے معبود کی عبادت اور تعظیم و تکریم فرض ہے - چونکہ ہمارا خداوند یسوع مسیح انسانوں کا ضامن بنا تھا اور تمام آدم زاد کے عوض اُن کی جگہ بغیر گناہ کے کھڑا ہو کر تمام راستبازی پوری کرنی لازم تھا - اس لئے اُس نے اپنی روزمرہ کی زندگی میں پوری پوری تکمیل کر کے دکھلائی وہ تمام رات و دن عبادت اور دھیان الٰہی اور اعلیٰ قسم کی روحانی زندگی کا عمدہ نمونہ بنا - اُس کی بے نقص چال چلن اور رفتار و گفتار سب اسباب کا ظاہری ثبوت ہیں کہ وہ قرب الٰہی کے درجے تک پہونچ کر نبی انسان کے لئے اس امر میں بھی اعلیٰ نمونہ ہوا - جس طرح سے شیطان دوسرے لوگوں پر حملہ کرتا ہے - کہ اُن کو آزمائش میں پھنسا کر اور ورغلا کر گناہ کرا دے - اسی طرح سے اس نے اس پر حملہ کیا لیکن وہ اُس پر غالب آیا اور اُس کو مغلوب کر ڈالا - اور کامل انسان بن کر بھی اپنی الٰہی شان و عظمت سے اس مجسم صورت میں اُن ہی صفات الٰہی کا پورا پورا ثبوت دیا - اور آخر کار نجات کا تمام کام من و عن پورا کر دیا -

---

اخبار نویسی ایک سب سے مشکل کام ہے - پر لوگوں نے آجکل ایک کھیل سمجھ رکھا ہے - ہر قسم کے تعلیم یافتہ لوگ جب کوئی اور دوسرا کام ان کو وجہ معاش پیدا کرنے کا نہیں ملتا تو وہ فوراً اپنا اخبار جاری کر کے اور ناپ شناپ مضامین درج کر کے پبلک کا روپیہ ناحق خراب کرتے اور بجائے فائدے کے نقصان پہونچاتے ہیں اور گاہ بگاہ گستاخیوں سے حاکم وقت اور دوسرے لوگوں کے برخلاف توہین آمیز تحریرات کے سبب سے تکلیف میں پڑتے اور جیلخانے جانے تک نوبت پہونچتی ہے - اور سرکاری گرفت میں آ کر قانون کی رو سے برباد ہوتے ہیں - پریس ضبط ہو جاتے اور قسم قسم کی خرابیاں اُٹھاتے ہیں - جن کا انجام خوفناک ہوتا ہے - اخبار نویسی ازحد مشکل کام ہے - یہ ملک اور پبلک کی اعلیٰ خدمت ہے - جس میں بُری باتوں کی اصلاح اور نیک باتوں اور طریقوں کی تحریک کر کے حاکم وقت اور پبلک کی خدمت کرنا اخبار نویس کا اعلیٰ فرض ہوتا ہے - جس کے لئے حاکم وقت اور پبلک کو ایسے اخبارات کی قدر کرنیکا موقع ہونا چاہئے - ہمعصر سفیر ہند اس کے متعلق ذیل کی تحریر اپنے اخبار مطبوعہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء میں درج کرتا ہے کہ اخبار نویسی یہی نہیں ہے کہ پرچہ میں ادہر اودہر کی باتیں جمع کر دی جایا کریں - اخبار کا پہلا فرض یہ ہے کہ ملک و قوم کی تمام ضرورتوں پر اس کی نظر رہے - اور ہر ایک امر میں پبلک کی رہنمائی کرے کسی شخص کی ذاتی وجاہت اخبار کو اپنے غرض اور کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی - اس لئے کہ اخباری نظر ہمیشہ اس امر پر پڑتی ہے کہ فلاں شخص کی طرز عمل سے ملک و قوم کو کیا کیا فائدے و نقصان پہونچ رہے ہیں - اور وہ کون سے موثر ذریعے ہیں کہ جن سے قوم کا ہر فرد اپنی حیثیت کے موافق ملک کی نفع رسانی میں حصہ لے سکتا ہے - ظاہر ہے کہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے بہت بڑے سرمائے کی ضرورت ہے - لیکن جب قوم کی قدردانی کا یہ عالم ہو کہ اخبار کو خرید کر پڑھنے اور اُس کی توسیع اشاعت کے مشکلات آسان کرنے میں دلچسپی نہ رکھتے ہوں تو پھر اخباری حالت اگر ترقی کرنا بھی چاہے - تو اُس کے وسائل کہاں سے مہیا ہو سکتے ہیں اور ایسی حالت میں کہ اخبار کسی حوصلہ افزائی کا قوم کو کبھی خیال نہیں آیا تو پھر اس تنگ میدان میں آگے قدم بڑھانے کی صورت کیا ہے؟

ہندوستانی اخبار نویسی کے فرائض سے اگر واقف بھی ہیں۔ پر ملک کی ناقدر شناسی انہیں آگے قدم بڑھانے سے روکتی ہے۔ جس ملک میں سخن ارزن کے پرچوں (پنچ) اور ذات پات کے ہفتہ وار سخن فروشوں کو اصلی خادمان ملک (یعنے حقیقی اخبارات) پر ترجیح دیجاتی ہو تو وہاں کے اخبار اگر ترقی کریں تو کیونکر کر سکتے ہیں؟ وہ دیکھتے ہیں کہ بازار میں کھوٹے سکے کا چلنا ہے۔ مگر وہ اپنے فرض سے عمید ہیں۔ اس لئے اُن کے ہاتھ سے جب نکلیگا زر خالص ہی نکلیگا پبلک کے مذاق کی اگر تابعت کی جاوے اور اس قسم کے مضامین لکھے جاویں جن میں مختلف اقوام و مذاہب کے ساتھ چھیڑ چھاڑ ہو اور آپس میں نفاق بڑھانے کے لئے مجادلہ کا رنگ ایک ذرہ شوخ کر دیا جاوے یا جوش مندانہ پالیسی اختیار کر لی جاوے تو اخبار کی اشاعت چند ہی دنوں میں دگنی ہو سکتی ہے۔ لیکن سچے اخبار نویس ملک میں اعلےٰ مذاق پیدا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے کسی افراد یا قوم کی اخلاقی کمزوریاں کو تنقید و نکتہ چینی سے خواہ وہ کسی کو کتنی ہی ناگوار نہ گزرے کسی حالت میں غفلت نہیں کر سکتے اور اپنی راہبری کے فرض کو گمراہی کے ساتھ تبدیل کرنا نہیں چاہتے۔"

ہمعصر کی مندرجہ بالا تحریر حرف بحرف ٹھیک ہے۔ نہ تو اکثر اخبار نویس اپنا فرض ادا کر کے عمدہ طور سے ملک اور پبلک کی خدمت کرتے ہیں۔ اور نہ پبلک جیسا چاہئے اچھے اخبارات کی قدر کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے بر خلاف اُس کے خوشامدی اور بیہودہ گو اخبارات خاصی اشاعت اور عزت حاصل کر لیتے ہیں۔ جو درحقیقت وہ نقصان کا سبب ہوتے ہیں۔ اور ان کے وسیلے سے ملک میں بد اخلاقی اور ہر قسم کے بُرے کام پھیلتے ہیں۔ کاشکہ ہمارا ملک اچھے اخبارات کا خواہاں ہو اور ایسوں کی قدر کر کے ان کا شمار زیادہ کرے۔ اور ان کے لکھے اور فضول اور نقصان دینے والے اخبارات بے قدر ہو کر رفتہ رفتہ معدوم ہو جاویں۔

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۹۱۱ء میں "گئو ماتا کی عزت" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع ہوا ہے۔ جس کو ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ "اس میں شبہ نہیں ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک گئو ماتا کی ضرورت اور عزت مسلمہ ہے۔ مذہبی خیال بالائے طاق رکھکر بھی خانگی اور زراعت کے دنیاوی فوایدکے لحاظ سے یہ جانور سب سے زیادہ مفید ہے اور اس کا یہ فایدہ تمام فرقوں اہل ہند کے نزدیک مسلم ہے۔ ہاں یہ جانور برٹش قوم اور گورہ افواج کی خوراک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ برٹش ہندوستان کے فاتح ہیں۔ مالک ہیں اور محافظ ہیں۔ مسلمانوں میں بھی گائے حرام نہیں ہے۔ مگر وہ اہل ہند کے فوایدکے لئے چاہیں گئو کشائی کوشش میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اگر برٹش گورنمنٹ بھی ہندوستان میں گئو کشا پر مایل کی جاوے۔ تو ایسی ناقص تصادمے ناممکن ہے۔ گئو کشا کے لئے جو میموریل پیش کیا گیا ہے۔ اس میں یہ دلیل نہیں ہے کہ گورا قومیں اور فرمانروا قوم کی آبادی کو بیف کی "نعمت" سے محروم کیا جاوے۔ اس قسم کا مطالبہ کبھی گوارا نہیں ہو سکتا۔ جبکہ بیف برٹش قوم کی خوراک کا بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ اس میموریل میں دباؤ سے یا ناراضی یا بیزاری کی دلائل سے واسطہ نہیں ہے۔ محض نیاز مندانہ التجا وفاداری کے لحاظ سے باضابطہ صورت ہے۔ برٹش گورنمنٹ کی فوجی اور دیگر قومی ضرورتوں کا رستہ چھوڑ کر گئو کشا کے حق میں عرض کی گئی ہے اہل ہند کی ایسی وفادار اور عاجز رعایا کی کیا مجال ہے کہ وہ دباؤ سے کام لینے کی بیوقوفی کا ثبوت دے۔ اگر ولایت کے ذمہ وار حکام اس التجا کو نامنظور کریں اور خلاف مصلحت سمجھیں تو اس میں ناراضگی پھیلنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جبکہ ٹرکی کی حمایت کی التجا کی نامنظوری سے مخالفت کا اندیشہ نہیں ہے۔ جبکہ صوبہ اودھ کی واگذاری کی نامنظوری کے سبب سے خاندان اودھ کی وفاداری پر حرف آنے کا احتمال نہیں ہے۔ تو گئو کشا کے میموریل کی ناکامی سے بھی صاحبان میموریل میں ناراضگی کا خوف نہیں ہے۔ اس یقین نے ہم کو میموریل ہذا کی تائید پر مایل کیا ہے۔ اگر ہمیں ذرا بھی اندیشہ ہوتا کہ اس سے اہل ہند میں شورش کا احتمال ہو گا تو کبھی نوٹس بھی نہ لیتے۔ اگر اس کا خواب میں بھی خیال ہوتا تو جبلپور کے مسٹر عباداللہ اور اُن کی پارٹی کے معززین جن میں سب فرقوں کے لوگ شامل ہیں۔ کبھی اس تحریک کو بھولے سے منہ نہ لگاتے رعایا کو سرکار انگریزی کی رعایتوں سے مودبانہ التجاؤں کے وفادارانہ اظہار کی بے شک آزادی ہے۔ یہ اہل ہند کے لئے بہترین برکت ہے"۔ الخ

ہمارے خیال میں اس قسم کی تحریروں سے اپنے خیالات کو منتشر کرنا اور دوسروں کو اپنی بے فایدہ رائے زنی سے ایک خود مانے ہوئے فعل کی ناحق کوشش کرنا بالکل فضول اور تضیع اوقات ہے۔

ماہ نومبر اور دسمبر کے "اندمین" "ویدوں میں ملاوٹ" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا کہ جس میں ایک چٹھی خوشی رام پنشنر ساکن دہرہ دون نے جو کسی وقت گورو کل کانگڑی کے گورنر بھی تھے لکھی تھی معہ جواب کے شائع ہوئی ہے۔ اُس میں بڑے زور سے مانا گیا ہے۔ کہ ضرور ویدوں میں ملاوٹ ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ اگر یہ حال ہے تو ویدوں کی صداقت پر بڑا حرف آگیا ہے۔ اب دیکھیں کہ آریہ صاحبان اس پر کیا حاشیہ چڑھاتے ہیں۔



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:- یہ واقعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ آپ کو الٰہی رعب کے ذریعہ سے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی

اقول۔ اگر بغیر جنگ وجہاد کے یہ طاقت واقعہ ہو جاتی تو ہم کو ایسا ماننے میں کچھ تامل نہ ہوتا۔ مگر اتنے خونخوار جنگوں اور بے شمار لڑائیوں اور کشمکش کے بعد ایسی بات کا دعویٰ کرنا قابل یقین نہیں ٹھہرتا۔ کیونکہ ایسی حالت میں یہ نتیجہ ضروری نکلتا ہے۔

قولہ:- اب اگر شرجیل ایک ناجائز اور عمداً قتل کا مجرم تھا تو ہر ایک شخص جس نے اس کی حمایت کا بیڑا اٹھایا تھا وہ بھی یکساں ان مسلمانوں کے قتل کا مجرم تھا۔ جن کو عیسائیوں کے متفقہ اور متحدہ لشکر کے موقعہ پر شہید کیا تھا۔

اقول۔ یہ خوب انصاف ہے۔ ہاں بلکہ کل دنیا کے عیسائی بھی اس کے مجرم ہونگے! اپنی دفعہ کو یہ اور دوسروں کی باری میں کچھ پرواہ ہی نہیں کی جاتی۔

قولہ:- اس وقت سے یہ لوگ بلکہ یوں کہو کہ شام کی عیسائی سلطنت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے آزاد غلام زیدؓ اور آپ کے چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر مسلمان جرنیلوں بلکہ ان تمام مسلمانوں کے قتل کے ذمہ دار ہو گئے۔ جو اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔

اقول۔ مگر جو بے شمار جنگوں میں عیسائی مارے گئے ان کا ذمہ دار کون تھا؟ ان کے خونوں کی باز پرس کس سے ہوگی؟

باقی دارد

اقتباس

دنیا موت کا ملک

جس شخص نے شہر روم دیکھا ہے اس کو معلوم ہے کہ میلوں تک قبروں کی قطار دونوں طرف رستہ کے نظر آتی ہے گویا وہ قبروں کا بازار ہے اور یہ سلسلہ اس دنیا میں لگا ہوا نظر آتا ہے۔ ہر جگہ سب کے روبرو موت کا بازار گرم دکھائی دیتا ہے۔ ہر طرف لوگ مرتے نظر آتے ہیں۔ جب تک روم شہر میں نہ پہونچو برابر یہی حالت ہو اسی طرح سے جب تک اس ابدی شہر میں نہ پہونچو برابر موت کے حادثے دکھلائی دیتے ہیں ہر چار طرف سے فنا کا عجیب نقشہ بنا ہوا نظر آتا ہے اور دنیا کی ناپائیداری اور بطالت کا نظارہ دکھلائی دیتا ہے۔ اور ایک دن ہوتے ہوتے ہم بھی ان میں شمار ہونگے۔ پر منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے تیار رہنا ضروری ہے۔ مبارک وہ آدمی جو موت کیلئے تیار رہتا ہے۔ ٹرینچ

موت میں خوش ہونا

جس طرح سے ایک مسافر منزل مقصود پر پہونچکر خوش ہوتا ہے اور رستے کے سفر کے دکھ و تکلیف سے آرام پاتا ہے۔ اسی طرح سے ایک سچا مسیحی اپنے دنیا کے سفر طے کرنے کے بعد بخوشی آسمان پر پہونچنے کے لئے جس کا دروازہ موت ہے۔ خوش ہوتا ہے۔

این۔ سی۔

زنجبار کے مسلمانوں میں بھی اٹلی کے خلاف جوش پھیلا ہوا ہے۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

نمبر ۲

چند روز کے ایک ایسے وقت میں جبکہ بہت دنوں تک مینہ برستا رہا اور آسمان ابر آلود رہا۔ جس سے فصلوں کا بھی نقصان ہوا۔ اور تمام لوگوں کو بھی بہت طرح کی تکلیفیں ہوئیں۔ کہنے لگے کاش کہ سورج ہمیشہ چمکتا رہے اور دھوپ ہمیشہ نکلا کرے۔ اس کے بعد جیسا وہ چاہتے تھے ہو گیا۔ آسمان کھل گیا۔ اور سورج خوب روشنی اور چمکاہٹ سے چمکنے لگا۔ لیکن اس طوفان نے بہت نقصان کیا۔ فصلیں برباد ہو گئیں۔ پھلوں اور پھولوں کا بھی نقصان ہوا۔ اور بہت قسم کی پیداوار ضائع ہوئی۔ اس پر ماں نے بچوں کو سمجھایا کہ مینہ ضروری ہے۔ جیسا کہ روشنی۔ لیکن خدا کے اس دانائی کے بندوبست سے یہ سیکھو کہ خدا ہم کو خوشوقتی کے دن دکھلاتا ہے۔ اور ساتھ ہی دکھ کے دن تاکہ ہم اس کو یاد کریں اور بھول نہ جاویں۔

جنگ طرابلس کے متعلق نہ کوئی خبر اٹلی کے راستہ سے آتی ہے اور نہ قسطنطنیہ سے۔ مصر کی خبریں بہت مبالغہ آمیز ترکوں کے حق میں ہوتی ہیں۔ اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ بہر حال ساحل طرابلس پر چند میل اندر تک اٹلی کا قبضہ ضرور ہے۔ اندرون ترک اور عرب پھیلے ہوئے ہیں تھوڑی بہت مٹ بھیڑ ہوتی رہتی ہے۔

مُراسلات

نئے سال کا وعظ

ایوب ۹:۲۵ و ۲۶

میری عمر کے دن ڈاک سے بھی تیز رو ہیں۔ وہ اڑ جاتے اور چین نہیں دیکھتے۔ وہ گزر جاتے تیز رو جہاز کی طرح اور اس عقاب کی مانند جو شکار پر ٹوٹے۔

پیارو ہماری عمر کا ایک سال اور گزر گیا ہے یہاں ہماری عمر کی رفتار کو ڈاک۔ جہاز اور عقاب سے تیز رو بتایا گیا ہے پاک کلام کے دوسرے مقاموں میں انسان کی زندگی پھول اور گھاس سے تشبیہ دی گئی ہے جو آج کھلا ہوا خوشنما خوشبودار اور سرسبز نظر آتا اور کل مرجھا اور سوکھ کر بے رونق ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نمائش اور لطف کہ جس سے دل پسند دمنظور نظر تھا۔ اُس میں نہیں پاتے ہم دنیا کی ہر ایک تبدیلی میں معلوم کرتے ہیں کہ ہر ایک چیز اور کام کے لئے ایک وقت ہے۔ جب وقت گزر جاتا ہے۔ وہ پھر ہاتھ نہیں آتا۔ کسی نے کہا ہے۔

سدا دور دوراں دکھاتا نہیں۔
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

پیارو اِدھر تو انسان کی زندگی کی بقا کا یہ حال ہے۔ اور اُدھر انسان کے خیالات و ارادوں کو دیکھو اور اُس کے سامان پر نظر کرو کہ اس تھوڑے سے عرصے میں وہ کیا کچھ کیا چاہتا ہے۔ کوئی تو دولت و مال کے حاصل کرنیکی کوشش میں لگا ہے۔ رات دن اسی خیال اور آرزو میں سرگرداں ہے۔ کوئی عزت و حرمت اور مرتبہ جاہ و جلال کے فکر میں سرتوڑ کوششیں کر رہا ہے کوئی اپنی حسن جوانی پر گھمنڈ کر رہا ہے۔ کوئی اپنے ہمجنس انسان کی لوٹ مار کے فن فریب میں بہادری جتا رہا ہے۔ کوئی نشہ شراب و زر دولت کے خمار میں مست ہو رہا ہے۔ الغرض کوئی اس دنیائے بےثبات اور زندگی ناپائدار میں حال مست ہے اور کوئی مال مست ہے۔ افسوس افسوس کہ یہ ذی عقل انسان ذرا بھی اپنی ہستی و مآل و انجام پر غور و فکر نہیں کرتے اور نہیں سوچتے کہ ہم کس لئے پیدا ہوئے۔ کیا خالق نے ہم کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ ہم کھائیں پئیں اور اپنی ساری لیاقتوں محنتوں اور کوششوں کا سب حاصل یہیں پر چھوڑ کر مر جائیں۔ جیسا کہ ایک دولتمند کی نسبت لکھا ہے۔ لوقا ۱۶: ۱۹۔ ایک دولتمند تھا۔ جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز خوشی مناتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا۔ افسوس کہ یہ مال مست غریبوں کے حال پر ذرا بھی شفقت کی نظر نہ کرتا تھا۔ آخرکار اپنا سب کچھ چھوڑ کر مر گیا تو اُس ناعاقبت اندیش کا کیا حال ہوا۔ پیارو ایسے بےفکر مال مست لوگوں میں اور دیگر بے عقل جانوروں مثل گدہا۔ کتا وغیرہ میں کیا فرق ہے کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

دولتِ دنیا کہ تمنا کنند
بکہ وفا کرد کہ با ما کنند
بادہا خوردن و ہشیار نشستن سہل است
گر بدولت برسی مست نگردی مردے
یہ دولت کسی پاس رہتی نہیں۔
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں۔

ہائے افسوس ہماری عمر کے دن ڈاک سے جہاز سے عقاب سے بھی تیز رو ہیں وہ تو اڑے چلے جاتے ہیں۔ اور حقیقتاً اس دنیا میں وہ چین اور آرام کو نہیں دیکھتے ابھی ذرا غور کرو کہ یہ سال ۱۹۱۱ء بھی خواب و خیال سا گزر گیا کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دنیا فانی و زندگانی در وے
خوابیست کہ در خواب ببینی آنرا

پیارو سوچو کہ اس تھوڑے سے وقت میں جو ہمیں بخشا گیا تھا ہم نے کیا کیا؟ کیا کچھ ایسا بھی کیا کہ جس کا حاصل ہمیں برباد ہوتا ہوا نہیں بلکہ برقرار و پائیدار نظر آتا ہے کیسی بخششیں۔ کیسے موقع۔ کیسے عمدہ سے عمدہ مال ہم کو دیئے گئے۔ اس وقت ذرا ہم اپنے اپنے حال پر سوچتے ہوئے خدا کی طرف اپنی نظر اٹھا کر دیکھیں کہ اس نے گزشتہ سال میں ہمارے لئے کیا کچھ کیا ہے؟ ہاں اُس نے اپنے فضل و کرم سے ہماری خوشی اور زندگی کے سب سامان و انعام و عمدہ موقع عطا فرمائے۔ ہم کو بیماری اور طرح طرح کے دکھوں اور آزمائشوں اور مصیبتوں سے بچاتا رہا۔ ہمارے کتنے پڑوسی دوست عزیز سال گزشتہ میں تیز رو جہاز کی مانند سفر ملک بقا کا اختیار کر ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے۔ اُن کی پیاری پیاری صورت و سیرت ہماری آنکھوں کے روبرو خیال و خواب جیسی معلوم ہوتی ہے۔ مگر وہ حقیقت میں آنکھوں سے غائب ہو گئے۔ اب نظر نہیں آتے۔ لیکن ہنوز ہم اس دنیائے ناپائدار میں موجود ہیں جیتے چلتے پھرتے صحیح و سالم اور برقرار ہیں ہم کو اور موقع اور سال بخشا گیا ہے۔ اب موقع ہے۔ یاد کیجئے بےپھل انجیر کے درخت کی تمثیل۔ لوقا ۱۳: ۶ سے ۹ پھر اُس نے یہ تمثیل کہی کہ کسی کے انگوری باغ میں ایک انجیر کا درخت لگا ہوا تھا۔ وہ اُس میں پھل ڈھونڈنے آیا اور نہ پایا۔ اُس پر اُس نے باغبان سے کہا کہ دیکھ تین برس سے میں اس انجیر کے درخت میں پھل ڈھونڈنے آتا ہوں اور نہیں پاتا اُسے کاٹ ڈال وہ زمین کو بھی کیوں روکے ہے؟ اُس نے جواب میں اُس سے کہا۔ اے خداوند اس سال تو اور بھی اُسے رہنے دے۔ تاکہ میں اُس کے گرد تھالا کھودوں اور کھاد ڈالوں۔ اگر آگے کو پھلا تو خیر نہیں تو بعد اُس کے کاٹ ڈالنا۔ کیا عزیز خدا کے پیارے بیٹے نے ہمارے واسطے ایسا ہی نہیں کیا۔ کیا اُس نے اپنے خون اور اپنی روح کے فیض کو ہم سے باز رکھا؟ ہم کو عزیزو

مہلت اور ایک اور موقعہ دیا گیا ہے۔ کیا اس سال بھی ہم بے پھل رہیں۔ پیارو خدا کے بیٹے کی اس مہربانی کو جو بڑے فیض کو قبول کرنے سے دریغ نہ کرو۔ بیدار ہو۔ اپنے نفع اور نقصان پر لحاظ کرو۔ آؤ پیارو دعا کریں اور خدا کی طرف پھریں کہ اُس کے حضور سے ہمارے لئے تازگی بخش ایام آویں۔ کاش کہ جس طرح یہ نیا سال آگیا ہماری زندگی کی چال بھی نئی اور پاکیزہ ہو جائے۔ چنانچہ رسول فرماتا ہے۔ افسی ۴: ۲۲ سے ۲۴۔ تم اپنے اگلے چال چلن کی اُس پرانی انسانیت کو اُتار ڈالو جو فریب کی شہوتوں کے سبب سے خراب ہو جاتی ہے۔ اور اپنی عقل کی روحانی حالت میں نئے بنتے جاؤ۔ اور نئی انسانیت کو پہنو جو خدا کے مطابق سچائی کی راستبازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔

کاش کہ یہ سال ہمارے لئے برکت کا باعث ہو۔ اور یہ تب ہوگا جب ہم خدا کے حضور چلیں گے اور روح القدس کی ہدایت کو رد نہ کرینگے۔ پیارو وہ باتیں جو ہماری مسند کی آیت میں ہیں حفظ کرو۔ یعنے یہ کہ میری عمر کے دن ڈاک سے بھی تیز رو ہیں۔ وہ اُڑ جاتے اور چین نہیں دیکھتے۔ وہ گذر جاتے تیز رو جہاز کی طرح اور اُس عقاب کی مانند جو شکار پر ٹوٹے۔

پس غور کرو کہ قلیل وقت میں تم یہاں سے کیا حاصل کرکے ساتھ لیجانا چاہتے ہو؟ پیارو یہ بالکل سچ ہے کہ آج ہی قبولیت کا وقت اور آج ہی نجات کا دن ہے۔ آج ہی اپنے آپ کو اپنے منجی کے سپرد کر دو۔ تاکہ اُس سے زندگی کا تاج پاؤ۔ آمین ثم آمین۔

الراقم مسا درسی ٹامس پاول سشیر از لاہور۔

چین میں کئی جگہ جمہوری سلطنت کا اعلان ہو گیا ہے۔ شاہی خاندان بہت کچھ نرمی اختیار کرتا ہے مگر صفائی بہت مشکل نظر آتی ہے۔

تعلیم الواعظین

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

لیکن خوب یاد رکھنا چاہئے کہ واعظ اور سکھانیوالے کا کام بڑی ذمہ داری کا بہت بڑا کام ہے۔ اور اس کے لئے لیاقت ضرور ہونی چاہئے۔ اور اگر تھوڑی سی بھی لیاقت ہو تو آدمی اُس کو پڑھنے اور مشق کرنے کے ذریعہ سے بڑھا سکتا ہے۔ ورنہ بجز نقصان کے وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

ششم۔ واعظ و مناد کی بلاہٹ (۱) خدا کی بلاہٹ ہر واعظ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ خدا جس کو کام کے لئے بلاتا ہے وہ اُس کو عام انسانی لیاقتیں بھی بخشتا ہے مثلاً بدن کی طاقت عقل کی تیزی۔ خلق۔ پرہیزگاری۔ ملنساری اور خوش گفتار زبان کی فصاحت۔ انسانوں کی پہچان۔ تجربہ۔ اجنبی زبانوں کا علم۔ پس جس کو خدا نے ایسی ایسی لیاقتیں بخشیں کہ اُس کام کے لائق بنایا اور پھر اُس کے دل میں یہ خواہش ڈالے کہ میں اپنی ان لیاقتوں کو جو خدا نے مجھے دی ہیں۔ اُس پر قربان کر دوں۔ تو ضرور ایسی خواہش ایک دن تک نہیں۔ ایک برس تک نہیں بلکہ دیر تک دل میں جوں کی توں بنی رہتی ہے۔ اور جب اس خواہش کے سبب آدمی اپنا انکار کرتا اور اپنی ظاہری ترقی۔ یا اپنے پیاروں و عزیز دوستوں سے جدا ہوتا۔ یا اپنی عزت اور رتبہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ خواہش جو اُس کے دل میں اُٹھتی ہے۔ وہ سچی اور خدا کی طرف سے ہے (الف) علاوہ ازیں روح کی جنبش بھی ہونی چاہئے۔ جیسا کہ خداوند کے حق میں لکھا ہے۔ مرقس ۶: ۳۴۔ اور اُس نے اُتر کر بڑی بھیڑ دیکھی۔ اور اسے اُن پر ترس آیا۔ کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند تھے جنکا چرواہا نہ ہو۔ اور وہ اُنہیں بہت باتیں سکھانے لگا۔ پس اگر اس طرح سے انسانوں کی نجات کے لئے اُن کی فکر آدمی کے دل میں ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بلاہٹ سچی خدا کی طرف سے ہے (ب) پھر آدمی اپنے حالات سے بھی معلوم کر سکتا ہے کہ یہ بلاہٹ خدا کی طرف سے ہے یا نہیں۔ مثلاً اگر کسی کا والد یا والدہ ہوں کہ جنکی خدمت گھر میں رہ کر کرنی واجب ہو۔ ورنہ وہ خدا کے پانچویں حکم کو بجا نہیں لا سکتا۔ اور اگر خدا کی مرضی کے بموجب اُس کے والدین کا انتقال ہو جانے سے وہ آزاد ہو جائے تو اس سے معلوم ہوگا کہ خدا نے اُسے آزاد کرکے اپنی خدمت کے لئے بلایا ہے (ج) اور علاوہ ان سب باتوں کے بہت دفعہ خدا کی روح سے دل میں یقین پیدا ہوتا اور تسلی بڑھتی جاتی ہے کہ خدا نے مجھے اپنی خدمت اور وعظ کے کام کیلئے بلایا (۲) کلیسیا کی بلاہٹ بھی واعظ کے لئے ضرور ہے۔ کیونکہ خادم الدین کو نہ صرف لیاقت بلکہ وکالت نامہ بھی چاہئے۔ اور کلیسیا کی بلاہٹ وہ ہے کہ جس کا دستور شروع سے چلا آیا ہے یعنے خادم الدین کا بشپ کے ہاتھ سے تقرر پانا۔ اس لئے کہ وہ کلیسیا میں خاص سردار اور وکیل ہے اور جیسا پہلے زمانہ میں رسولوں کو اختیار حاصل تھا کہ وہ اوروں کو بھی اس کام کے لئے بلاویں۔ اسی طرح سے بشپوں کو بھی اختیار ملا ہے کہ لیاقت والوں کو اس کام کے واسطے بلاویں۔ اور اُس کے خاص دو فائدے ہیں۔ ایک۔ یہ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنے دل میں یہ سمجھ کے اپنے آپ کو فریب دے کہ میں روح القدس کا برگزیدہ ہوں اور خود اپنے ہی خیال کے سبب اس عہدہ و خدمت میں داخل ہو۔ دوسرا۔ یہ کہ جب کسی کے لئے یہ خدمت و عہدہ مقرر ہوا ہے تو چاہئے کہ اُسکو اُنکے وسیلے سے جو خداوند یسوع مسیح کے خاص خادم اور وکیل ہیں۔ یہ نعمتیں عطا ہوں کہ جنکا وعدہ خدا نے مسیحی کلیسیا سے کیا ہے۔

ہفتم۔ **واعظ و مناد کی صفات کیسی۔** (۱) اپنے میں محنت اور دعا میں ثابت قدمی۔ پڑھنے میں محنت۔ اس لئے چاہئے کہ واعظ گلہ کو اچھی خوراک دے سکے

ططس ۱: ۹ اور ایمان کے کلام پر جو اس تعلیم کے موافق ہے قایم رہتا کہ صحیح تعلیم کے ساتھ نصیحت بھی کر سکے اور مخالفوں کو قایل بھی کر سکے۔ یعنے واعظ جماعت کو صداقت کی خوراک دے کہ جس سے اُن کی روحانی ترقی و تقویت ہو سکے اور اس لئے اُس کو نہ صرف پرانی بلکہ نئی باتیں بھی اپنے خزانے سے نکالکر دینی ضرور ہیں۔ متی ۱۳: ۵۲ چونکہ یہ صرف اپنی طرف سے وہ کبھی نہیں کر سکتا۔ لہذا نہ صرف یہ کافی ہے کہ اُس نے گزرے وقت میں اچھی طرح سے علم الٰہی کو پڑھا ہو۔ بلکہ اسکے لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ پاک نوشتوں کو پڑھتا رہے اور ان پر سوچا کرے۔ ۱ تھمتیس ۴: ۱۳ جب تک میں نہ آؤں پڑھنے اور نصیحت کرنے اور تعلیم دینے کی طرف متوجہ رہ۔ یعنے فروتنی سے بطور شاگرد کے اُن سے سیکھا کرے پھر پڑھنے اور سوچنے کے ساتھ دعا بھی نہایت ضرور ہے۔ خاصکر اُس وقت جبکہ وہ اپنا وعظ تیار کر رہا ہو کیونکہ جو کوئی وعظ تیار کرنیکی کوشش اچھی طرح سے کرتا ہے۔ اس کو ہمیشہ تجربے سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ اور ضرور جانیگا کہ میں ان بھیدوں کا بیان نہیں کرنے جانتا۔ تو پھر لوگوں کے روبرو خدا کا وکیل ہو کے وہ کس طرح بول سکتا ہے۔ اسلئے واعظ کو چاہئے کہ اس روح کے خزانے سے بھی روحانی دولت کرے جسکا وعدہ خداوند نے مانگنے والوں سے کیا ہے۔ متی ۷: ۷ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ یعقوب ۱: ۵ لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے پھر وہ ہمیشہ یہ دیکھیگا کہ جو وعظ دعا کے ساتھ تیار کیا گیا اُسی کی عجیب تاثیر ہوئی (۲) تصورات کی چالاکی بائبل کے پڑھنے اور لوگوں کے حال کو معلوم کرنے میں ہونی چاہئے ہر چند کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ تا ہم آدمیوں کے وسیلے سے لکھا گیا اور آدمیوں کے حالات و خیالات و تجربہ کا بیان کرتی ہے۔ پس اُس کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ضرور ہے کہ واعظ بھی اس کے پڑھنے میں کچھ نہ کچھ اپنے تصورات بھی دوڑائے یعنے اپنی عقل کی آنکھوں کے سامنے وہ جس چیز کا بیان کرنا چاہتا ہے اُس کی مجازی تصویر کھینچے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ آدمی جس کا بیان ہو رہا ہے۔ ہمارا ہمجنس تھا اور انہیں خواہشوں اور خوشیوں میں مبتلا تھا یعقوب ۵: ۱۷۔ ایلیاہ ہمارا ہم طبیعت انسان تھا۔ اور اس کے سوا یعنے بائبل کے سوا ایک اور کتاب بھی ہمارے واسطے کھلی ہوئی ہے۔ اور یہ انسان خود ہیں۔ اول ہمیں اپنے دل ہی کے حالات کو پڑھکر پہچان لینا چاہئے۔ تب ہم اوروں کو بھی کم و بیش پہچان سکیں گے۔ واعظ پر لازم ہے کہ اپنی جماعت پر غور کرے۔ اور منادا اس قوم پر جس میں کہ منادی کرتا ہے۔ اور جب وہ لوگوں کا حال پہچان لیگا۔ تو ایسا وعظ اور منادی نہ کرے گا۔ کہ گویا وہ ہوا کو مارتا ہو۔ بلکہ وہ ایسا وعظ اور منادی کریگا جو لوگوں کے حسب حال اور اُن کی ضرورت کو پورا کرنے سے لوگوں کے دلوں پر تاثیر کرے (۳) خلق کی صفت واعظ میں ہونی چاہئے اگر واعظ تجربہ کار۔ واقف کار۔ پڑھنے کے اور دعا کرکے جو باتیں مناسب ہیں اُن کو پہچان لے۔ لیکن اگر وہ خلیق الطبع نہو تو بہت دفعہ لوگوں کی ٹھوکر کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور اُس کلام کی تاثیر کو جسے وہ سناتا ہے روک سکتا ہے اس لئے واجب ہے کہ واعظ سبھوں کیواسطے سب کچھ بن جائے۔ تاکہ بعضوں کو حاصل کرے۔ رسول پولوس اُس کے لئے ایک خاص نظیر ہے۔ کہ جب وہ یہودیوں کے پاس جاتا تھا تو اُن کے نوشتوں سے سند دیتا تھا اور اُن کے یہاں جو مناسب و قابل ماننے کے تھا وہ اس کو مانتا تھا۔ اور پھر جب وہ بت پرستوں کے پاس جاتا تھا تو اُن کے اخلاق کے قواعد کو مد نظر رکھ کر ہر ایک سے مناسب طور پر پیش آتا تھا۔ پس واعظ کو بد اخلاقی سے بچنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

الراقم ٹامس ہاول بشیر

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

تیسرا باب

بیوی:۔ میں نے سنا ہے ان مقدسوں سے دو میاں آبھی گئے ہیں۔ آج رات سے میٹنگ شروع ہوگی۔ کیا آپ بھی چلیں گے؟

میاں:۔ نہیں میں ہرگز نہیں جاؤنگا۔ اگر وہ ہر روز سال بھر تک سرمن دیتے رہیں۔ تو بھی میں اُن میں سے ایک ہونگا۔ جو اُن کی میٹنگ میں جانا پسند نہیں کرتے۔ میں سوچتا ہوں اُن لوگوں کے لئے جو ایسے نیک ہیں کہ گناہ نہیں کر سکتے بہتر ہے کہ اس گرد نواح میں نہ آئیں۔ لیکن تم تو اُن کی میٹنگ میں نہیں جا رہی ہو؟

بیوی:۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ وہ گناہ نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہ یسوع اُن کو گناہ سے بچا اور محفوظ رکھ سکتا ہے لیکن کیوں میں میٹنگ میں نہیں جا سکتی ہوں؟

میاں:۔ اس لئے کہ تم نہیں جا سکتی۔ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی ایسی ایسی آوارہ تعلیمات سے برگشتہ ہو جائے میں کہتا ہوں کہ تم کو گھر پر ٹھہرنا ہوگا۔ چونکہ تم بائبل پر بہت عمل کرنیوالی ہو۔ اس لئے میرا حکم مان کر گھر ہی رہنا ہوگا۔ کیونکہ بائبل میں آیا ہے کہ بیویوں کو اپنے شوہروں کے تابع رہنا چاہئے۔

بیوی:۔ ہاں عزیز مجھے معلوم ہے کہ بائبل ایسا کہتی ہے۔ اور جو کچھ بائبل کے اُن لفظوں کا مطلب ہے اُسکو میں ہر پہلو سے ماننے کو مستعد ہوں۔ لیکن میں سوچتی ہوں کہ ان الفاظ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب شوہر اپنی بیویوں کی ضمیروں پر جابر ہوں یا اُن کی مسیحی آزادی ان سے چھیننا چاہیں تو وہ ان باتوں میں اُن کی تابعداری کریں۔ بائبل میں یہی لکھا ہے کہ انسان کے حکم سے خدا کا حکم ماننا زیادہ

ضروری بات ہے۔ میں آپ کے حکموں کی تعمیل کرونگی مگر جب آپ کے حکم خدا کے حکموں کے مخالف ہوں تو اُن کی تعمیل مجھ سے نہ ہوگی۔

میاں:۔ تو اس سے تمہارا مطلب ہے کہ تم ان ملعونوں کی میٹنگ میں آج ضرور جاؤگی؟

بیوی:۔ میں اپنے آپ کو ہمیشہ نیک بیوی ثابت کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور اپنے گھر کے کاروبار کی ہر طرح سے فکر رکھونگی۔ ہر بات میں جو درست اور جائز ہے آپ کی تابعداری کروں گی۔ لیکن یہ آپ کا مجھے انجیل کی خوشخبری سننے سے روکنا ٹھیک نہیں ہے۔ اُمید ہے کہ آج رات کی میٹنگ میں میں جاؤنگی۔ لیکن آپ اُن کو ملعون کیوں کہتے ہیں؟

میاں:۔ ہمارے پاسٹر نے ہی کل ہم کو بتایا تھا کہ یہ ملعون مبشر تمام ملک میں تمام کلیساؤں کے برخلاف تعلیم دیتے پھرتے اور میاں بیوی میں جدائی ڈلواتے پھرتے ہیں۔

بیوی:۔ باتیں تو آپ بہت سی سنیگے۔ لیکن مجھے یہ یقین ہے کہ وہ میاں بیوی میں جدائی نہیں ڈلواتے۔ میرے پاس اُن کا ایک رسالہ بنام "شادی اور طلاق" ہے جس میں وہ طلاق لینے یا دینے کے بہت برخلاف لکھتے ہیں اور اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو وہ کہتے ہیں کہ جب تک وہ دونوں زندہ ہیں اُن میں سے کوئی بھی شادی نہیں کرسکتا۔

میاں:۔ ہاں اپنی کتابوں میں تو وہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ لیکن در پردہ اسکے اُلٹا سکھلاتے ہیں۔

بیوی:۔ آپ کو کیونکر معلوم ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں؟ ہمیں خبردار ہونا چاہیے۔ آپ اپنے آپ کو مسیحی کہتے ہیں اگر بالفرض یہ ایسے ہی ہوں جیسے آپ کہتے ہیں تو بھی آپ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ ایسی ایسی باتیں اُن کی بابت کہیں۔ جبکہ آپ ان باتوں کی بابت کچھ نہیں جانتے۔ مسز مہری کہتی ہے کہ یہی مقدس جو یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ ان کے شہر میں گئے ہوئے تھے اور ایک آدمی جو اپنی بیوی کو طلاق دے چکا تھا کہ ان مقدسوں میں سے ایک اُس کی شادی دیوے اور پچیس روپیہ اُس کو فیس دینے کو بھی کہا۔ لیکن اُس مقدس نے قطعی انکار کیا وہ کہتی ہے کہ اُس مقدس نے اُسے بائبل کا وہ مقام پڑھ سُنایا جہاں لکھا ہے کہ کوئی آدمی اپنی اُسی بیوی کے حین حیات میں جس کو طلاق دے چکا ہو دوسری شادی نہیں کرسکتا۔ اُس آدمی نے کہا کہ میں یہاں کے میتھوڈسٹ پادری یا بپٹسٹ پادری سے نکاح کروا سکتا ہوں۔ اور اگر یہ بائبل کے برخلاف ہو تو وہ کیونکر نکاح دیتے ہیں؟ اُس مقدس نے اُسے بتایا کہ یہ بات ہے کہ بعض پادری ایسا کرتے ہیں یہ بات جائز نہیں ٹھہر سکتی۔ بیشک ان کلیساؤں کے کسی پادری سے نکاح لے لینا تمہارے لئے مشکل نہ ہوگا یعنی یہ فیس دے کر جو تم مجھے پیش کر رہے ہو۔ مگر میں تو ہرگز نکاح نہیں دے سکتا۔

میاں:۔ میں نہیں جانتا کہ اس کہانی کو کہاں تک سچ ماننا چاہیے۔ لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے کسی پادری کو نہیں دیکھا جس نے پچیس روپیہ فیس دیکھ کر شادی نہ دی ہو۔

بیوی:۔ آپ آج میرے ساتھ میٹنگ میں چلیں اور دیکھیں کیونکہ یہ وہی آدمی ہے۔ لیکن میں نے آپ کی وہ ساری بات نہیں بتائی۔ اُس مقدس نے اُس آدمی سے اُس کی روح کے بارے میں گفتگو کرنی شروع کی اور اُسے بتایا کہ اس دوسری عورت سے شادی کرنا بائبل کے برخلاف ہے اُس نے اُسے کہا کہ اپنی پہلی بیوی سے ملاپ کرو اور اس کے ساتھ رہو۔ تم دونوں مسیح سے توفیق پاکر بچ سکتے ہو۔ اور یوں ایک خوشی کی زندگی گزار سکتے ہو۔ اُس آدمی نے اُسے کہا جو کچھ جائز اور درست ہے میں وہی کرونگا مقدس نے اُسے کہا کہ اُس کی میٹنگ میں آکر خدا کا کلام سُنے۔ مسز مہری کہتی ہے کہ وہ آدمی اُس کی میٹنگ میں گیا اور بچ گیا۔ اور پھر وہ اور مقدس دونوں اُس کی چھوڑی ہوئی بیوی کے دیکھنے کو گئے۔ اور اُس سے بات چیت کی اور وہ بھی بچ گئی اور پھر اُن دونوں کی شادی کی گئی اور تب سے وہ بہت خوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بس اس بات سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ میاں بیوی میں جدائی ڈلوانے والے نہیں ہیں۔

میاں:۔ ہمارے منادنے کل بتایا تھا کہ وے صرف ملعون ہی ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو کچھ اُس نے کہا سچ کہا۔ وہ کہتا ہے کہ ایک دفعہ اُسے اُن کی میٹنگ میں جانیکا اتفاق ہوا۔ اور کیا دیکھا کہ آدمی اور عورت ایک دوسرے کو بوسے دے رہے ہیں۔

بیوی:۔ میں اپنے پادری کو ہمیشہ اچھا سمجھتی رہی ہوں مگر میں سوچتی ہوں کہ وہ اُن کی میٹنگ میں محض نقطہ چینی کی غرض سے گیا تھا۔ میں اچھی طرح سے جانتی ہوں کہ ناجائز بوسہ کا ان میں رواج نہیں ہے۔ وہ یہ سکھاتے ہیں کہ بھائی ایک دوسرے کو بوسہ دیں اور بہنیں آپس میں ایک دوسرے کو بوسہ دیں۔ نہ کہ یہ کہ بھائی اور بہنیں آپس میں ایک دوسرے کو بوسہ دیں۔ ذرا ٹھہرو۔ میں ان کی ایک کتاب لاتی ہوں جس میں اس بات کا ذکر ہے۔ سنو میں پڑھتی ہوں "سچی محبت کئی طریق سے ظاہر ہوتی ہے۔ ہم ایک دوسرے کے گلے لگ کے ملتے ہیں۔ اور کئی دفعہ بوسے اپنا پیار ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان محبت کی نشانیوں کو ہم اکثر دفعہ روحانی طور سے یوں ظاہر کرتے ہیں۔ "مسیح کی گود میں"۔ "اُس کی چھاتی پر جھکے ہوئے"۔ "اُس کے پروں تلے پناہ گزیں"۔ زبور نویس فرماتا ہے "بیٹے کو چومو تا نہ ہو کہ وہ بیزار ہو جائے"۔ یہ سب باتیں ہمارے خداوند یسوع مسیح اور اس کے شاگرد جب اس دنیا میں تھے۔ عمل میں لاتے تھے۔ جب یسوع مسیح مردوں میں سے جی اُٹھکر آسمان پر اپنے باپ کے پاس چلا گیا اُس کے بعد اُس کے

شاگردوں میں اس پاک رسم بوسہ کا رواج تھا۔ اور وہ سب بہت روئے اور پولوس کے گلے لگ لگ کر اُس کے بوسے لئے"۔ اعمال ۲۰: ۳۷۔ پولوس کے خطوں میں پانچ بار پاک بوسہ کا ذکر آیا ہے "آپس میں ایک دوسرے کو پاک بوسے سے سلام کرو"۔ رومیوں ۱۶: ۱۶۔ "پاک بوسے سے آپس میں سلام کرو"۔ ۱ قرنتیوں ۱۶: ۲۰۔ "آپس میں بوسے سے سلام کرو"۔ ۲ قرنتیوں ۱۳: ۱۲۔ "پاک بوسے کے ساتھ تمام بھائیوں کو سلام کرو"۔ ۱ تسلونیقیوں ۵: ۲۶۔ "محبت سے بوسے لے کر آپس میں سلام کرو"۔ ۱ پطرس ۵: ۱۴۔

شیطان جو کہ ہمیشہ ایسے ایسے موقعوں کی تاک میں رہتا ہے۔ ایسے ویسے لوگوں کے دلوں میں یہ خیالات پیدا کرتا ہے کہ خداوند کے کلام کے پاک الفاظ کو بُرے معنوں میں استعمال کریں۔ پس آپ نے دیکھ لیا ہے کہ یہ لوگ ناجائز بوسہ کی تعلیم نہیں دیتے اور نہ ہی اس قسم کی ناجائز حرکت کا ان میں عمل پایا جاتا ہے۔ مسٹر میری کا خاوند جو کہ میتھوڈسٹ مشن سے تعلق رکھتا ہے کہتا ہے کہ یہ لوگ بالکل صحیح تعلیم دیتے ہیں۔ اس جگہ وہ سالوں سے کیمپ میٹنگ کرتے ہیں۔ پہلے پہل وہ اپنی بیوی کو میٹنگ میں جانے سے منع کرتا تھا۔ لیکن جلدی ہی اس نے اپنی غلطی کو معلوم کر لیا۔ اور معبدہ اُسے بالکل نہ روکا۔ وہ نیک باعزت اور مہربان لوگ ہیں کہ وہ وعدے کے پکے ہوتے ہیں۔ مسٹر میری کا خیال ہے کہ اس کا خاوند بھی نجات پائیگا۔

میاں:۔ نجات پائیگا؟ کیا عقل ٹھکانے نہیں؟ جتنی مدت سے میں میتھوڈسٹ کلیسیا سے تعلق رکھتا۔ اُتنی ہی دیر سے وہ بھی اسی کا ممبر ہے۔ وہ اور میں ایک ہی وقت میں شامل ہوئے تھے اور اب اُس کی بیوی بولتی ہے کہ وہ نجات پائیگا؟ ان لوگوں کا یہی حال ہے وہ سوچتے ہیں کہ ان کے سوائے اور کسی کو نجات ملی ہی نہیں۔ میرا خیال ہے تم بہت جلدی میری بابت بھی کہوگی کہ مجھے ابھی تک نجات نہیں ملی۔

بیوی:۔ مجھے بھی تو میتھوڈسٹ کلیسیا میں شامل ہوئے اتنی ہی دیر ہوئی ہے۔ جتنی دیر آپ کو۔ لیکن مجھ کو یقین ہے کہ مجھے نجات نہیں ملی۔ گو مجھے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ میری مدد کریں تو ضرور نجات مل جائیگی۔ میری روح مجھ میں خدا کی محبت اور صلح کے لئے جوش مار رہی ہے۔ جن باتوں کا یہ لوگ ذکر کرتے ہیں۔ انہی کی مجھے خواہش ہے۔ کاش کہ ہم خدا کے حضور راستی سے چلیں۔

لیکن مجھے میٹنگ کے واسطے تیار ہونا ہے۔

میاں:۔ میں تم کو کہتا ہوں تم نہیں جا سکتی۔

بیوی:۔ میں ضرور جاؤنگی۔

میاں:۔ اگر تم گئی تو پچھتاؤگی۔ اور تکلیف اُٹھاؤگی۔

بیوی:۔ تکلیف تو شاید آپ ہی کو ہوگی۔ میں تو تیار ہوں اور جاتی ہوں۔ میرے آنے تک کو بیٹھے خوب غرّاتے گھنٹا گھنٹا ئیے۔

پس یہ کہہ کے وہ چلی گئی۔

میاں:۔ (ملاحظہ آپ میں) یہ تو اپنی بہن میری کی طرح اور ان مقدسوں کی مانند بنتی جاتی ہے۔ جب وہ سوچتے ہیں کہ وہ درستی پر ہیں تو کوئی اُن کو ان کے ارادہ سے باز نہیں رکھ سکتا۔ لیکن میں نے تو انہیں روکنے کی کوشش کر کے اپنے آپ کو بیوقوف بنایا ہے۔ البتہ میں اُس سے دبنے کا نہیں۔ میں خوب طرح سے اُس کا مقابلہ کرونگا۔ میرے پادری صاحب میری مدد کرینگے۔ میں اُسے لاؤنگا میری بیوی اس معاملہ میں گفتگو کرے۔ خدا اُس کو برکت دے۔ ہے تو یہ نیک عورت۔

راقم این۔ بیلی۔

دہلی میں جدید پایہ تخت کے لئے قریب سوا لاکھ ایکڑ اراضی کا رقبہ حاصل کرنا منظور ہے۔ پایہ تخت دہلی کا ایکٹ پالیمنٹ جلدی پاس کرینگے۔ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء سے گورنمنٹ کا قیام ہوگا۔

اشتہار

نوجوانوں کے درمیان یونائیٹیڈ کونسل کا کام

مشن سٹڈی لٹریچر کا اعلان

ایشن سٹڈی حلقوں کی سہولیت کے لئے ہندوستان کے نوجوانوں کے درمیان کام کرنے والی یونائیٹیڈ کونسل نے دو خاص کتابوں کے کافی مقدار میں مہیا کرنے کا بندوبست کر لیا ہے۔

الف:۔ اسلام کی ملامت (The Reproach of Islam) تصنیف پادری ڈبلیو۔ ایچ۔ ٹی گایرڈنر گیرو

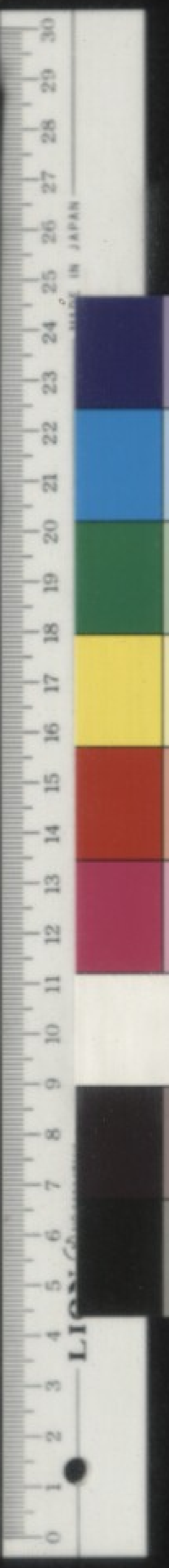
ب۔ چرچ مشنری سوسائٹی سے یونائیٹیڈ کونسل نے اجازت حاصل کر لی ہے کہ ہندوستان میں مشنری آئیڈیلس (Missionary Ideals) کی ۲۵۰ جلدیں شائع کریں جو پادری ٹی واکر صاحب ساکن ٹینی ولی کی تصنیف ہے۔

یہ دونوں متذکرہ بالا کتابیں کرسچن لٹریچر سوسائٹی مدراس اور نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی الہ آباد کے بک ڈپو میں رکھی گئی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے اوٹ لین پروگرامس بھی ان دونوں سوسائٹیوں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

ان دونوں کتابوں کے متعلق (Suggestions to Leaders) پادری برنشن ٹی۔ بیلی صاحب سکرٹری نوجوانوں کے درمیان کام کرنے والی یونائیٹیڈ کونسل مقام لکھنؤ سے مل سکتے ہیں۔

یہ دونوں کتابیں بعد امداد کی ذریعہ کے ہندوستان کی مشن سٹڈی کلاسز کے لئے مفید ثابت ہونگی۔

۲۔ زیادہ ترقی کئے ہوئے مشن سٹڈی حلقوں کے



نے جو دوسرے حلقوں کو سکھلانے کے لائق ہوں - ایک
کتاب نام
(The Decisive Hour of Christian Missions)
تصنیف ڈاکٹر جے آر ماٹ خاص کر مفید ہے جو یہ کتاب خاص
اڈیشن میں شائع ہوئی ہے جس کی قیمت ۸ ر ہے جو وائی
ایم سی اے کرسچن لٹریچر سوسائٹی نے چھپوائی ہے - اور مدراس
اور الہ آباد کے بک ڈپو سے مل سکتی ہے -
ان تینوں کتابوں پر (Suggestions to Leaders)
مفت میں نوجوانوں کے درمیان کام کرنے والی سوسائٹی کے
سکرٹری صاحب مقام لکھنؤ سے مل سکتی ہیں -
اور نیز (Registration Forms)
بھی نئے حلقوں کے قائم کرنے کے لئے بھی ان سے مل سکتے ہیں
۲ - ان کے علاوہ دوسری قسم کی کتابیں بھی ہیں - جن کی تھوڑی
تعداد ہے - لیکن وہ زیادہ تعداد میں مل سکتی ہیں - اگر پہلے ہی
سے مدراس اور الہ آباد کو لکھا جاوے - ذیل میں ان میں سے
چند ایک کے نام ہیں -

(Desire of India)
تصنیف مسٹر ایس کے دتہ (Indian Missions)
تصنیف مسٹر ڈی - ایس آزریا
(Messages to India of the World's Missionary Conference)
تصنیف مسٹر وائٹ ہیڈ
(The Story of Isl) تصنیف ٹی - آر - ڈبلیو لینٹ
(Moslem World) تصنیف ایس - ایم - زویمر

دویژن دہلی کے کل صدر دفتر انبالہ میں آیا چاہتے ہیں کیونکہ دہلی پایہ تخت ہند قرار پا چکا ہے سشن جج کمشنری وغیرہ کے دفاتر جو دہلی میں ہیں - اب دویژن انبالہ میں جانیوالے ہیں - امید ہے کہ انبالہ کی رونق میں بھی زیادہ ترقی ہوگی

بادشاہی میلہ

مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۱ء بوقت صبح سے رات کے دس بجے تک رہا

واقعی یہ نظارہ نہایت ہی دلچسپ اور ہر دلعزیز نظارہ تھا - میں اس میلہ میں شریک ہونیوالوں کا شمار اندازا نہیں بتا سکتا ہوں - البتہ تین میل کے اندر یہ تمام میلہ ہوا - کیمپ کے لئے ضلع کی طرف سے انتظام ہوا - اور رہتک - حصار - جالندھر - پٹیالہ - جیند - امرتسر - سونی پت - پانی پت - کرنال - لاہور اور ضلع گوڑگانوہ کے کیمپ - تماشبینوں کے رہایش کے لئے بنائے گئے اور روشنی اور پانی اور چارپائیاں کا انتظام نہایت اعلے درجہ کا تھا - اور دروازہ خوبصورتی سے بنے ہوئے تھے - ضلع گوڑگانوہ سے پانچ ہزار لوگوں کے واسطے سپیشل ٹرین آئیں اور واپس گئیں - اور ان لوگوں کو کرایہ نہیں دینا پڑا - اور تین وقت کے کھانے کے واسطے ہر آنہ تھا ۵۰۰۰×۱/۱ - خیال فرمائیگا کہ کس قدر روپیہ صرف ہوا ہوگا - اور تین ہزار روپیہ سے ایک عالیشان حویلی کرایہ (تین دن کے لئے) پر تھی اور ہمارے بارہ آدمی عیسائی ان لوگوں کے والنٹیر تھے - ۹ بجے پر شاہنشاہ اور مہارانی صاحبہ تشریف لال قلعہ میں لائے اور تمام راجہ اور مہاراجہ اور تمام آفیسر اور حاکم سرکاری اور فوجیں بھی آئیں - ہمارے شاہنشاہ اور مہارانی کو تمام رعایا نے اچھی طرح سے قلعہ کے اوپر سونے کی چوکیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور آتش بازی عمدہ طور سے دن میں ہوئیں - گولوں میں سے عورت نکلے اور ناچتی ہوئی اترے اور گھوڑوں کے سوار اپنے کرتب دکھا رہے تھے - مسلمانوں اور ہندوؤں کے لڑکے جھنڈوں کے ساتھ حضور شاہنشاہ کے سامنے سے نکلے اور سلام کرتے ہوئے گئے - پھر رات کو آتش بازی ہوئی اور شہر میں روشنی وغیرہ ہوئی

ایک بات اور ضروری ہے کہ ہمارے بزرگ آنریری مجسٹریٹ صاحب سیالکوٹ نے برخاص و عام کے واسطے نوٹس دیا ہوا تھا کہ جو اصحاب یہاں پر کھانا چاہتے ہیں وہ آویں اور شوق سے جس جس طرح کے کھانوں کو کھانا چاہتے ہیں حکم دیویں اور کھاویں - چنانچہ ہر کس کھانا کھاتا تھا - اور جو کچھ کھاتے وقت مانگتا وہی ملتا تھا خواہ کسی قوم کا کیوں نہ ہووے - خداوند کریم ان کی عزت کو بڑھاوے اور ان کے خزانہ کو دوبالا کرے - سیالکوٹ کے ناظرین نور افشاں کو چاہئے کہ وہ اس مضمون کو صاحب ممدوح کو دکھا دیں میں خود شریک نہیں ہوا لیکن دیکھا تھا - بادشاہ نے تخت نشینی کی خوشی میں کئی ایک احسان دیئے - مثلاً جن سرکاری ملازمان کی تنخواہ ۵۰ روپیہ سے کم ہے ان کو نصف تنخواہ بطور انعام دسمبر ۱۹۱۱ء کی (علاوہ تنخواہ کے زاید) دی جاوے - کچھ قیدی کچھ خونی چھوڑے جاویں - جن لوگوں کی دیوانی میں قید ہے - ان کی عوض روپیہ خزانہ سے بھر دیا جاوے - اور وے قیدی تمام ہندوستان کے چھوڑے جاویں - اور دارالخلافہ بجائے کلکتہ کے دہلی میں ہو گیا - بنگالیوں کا صوبہ سابق دستور کر دیا گیا - (گذشت گائے) گاؤکشی کی نسبت کچھ فیصلہ نہیں کیا گیا - ۵۰ لاکھ روپیہ تمام اسکول کے لڑکے اور لڑکیوں کے واسطے دیا گیا - ہندوستان کے مدراس کے عیسائیوں نے درخواست شاہنشاہ سلامت سے کی کچھ حق اور ملازمت سرکاری کی بابت وغیرہ وغیرہ - لیکن گورنمنٹ صاحب نے یہ جواب دیا کہ کیا تم اسباب کو کچھ کم جانتے ہو کہ تم عیسائی لوگ ہمارے طور طریقوں کے ساتھ واقف ہو - انٹرنس پاس شدہ کسی قوم کا (علاوہ عیسائیوں کے) داروغہ بن سکتا ہے - لیکن اگر عیسائی ایم اے بھی پاس کرے اور داروغہ بننے کے لئے داخل ہووے تو بھی نہیں داخل ہو سکتا ہے - باقی اور باتیں ہیں جو آپ صاحبان کو معلوم ہو جاویں گی -

ناظرین نور افشاں سر اساں نہ ہوویں کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے خود فرمایا جبکہ یہودی لوگوں نے خیال کیا ہوا تھا کہ نیک زمانہ یا سنہری زمانہ یا گولڈن ایج زمانہ آویگا اور ہر ایک شخص مالدار ہو جاویگا۔ مسیح نے فرمایا کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں ہے بلکہ آسمان کی ہے۔ پس ہر ایک یہی کوشش کرے کہ آنے والی آسمانی بادشاہت میں داخل ہووے۔ اور زندگی کے تاج کو اپنے سر پر لیوے۔ خدا ہمارے شاہنشاہ اور مہارانی کو سلامت رکھے۔

آپ کا تابعدار و خیر خواہ آر۔ جے۔ سالومن

فتح پور بلوچ۔ ضلع دہلی۔

دربار للئی پور

دربار للئی پور۔ موضع گھاٹمپور ضلع کانپور۔ اس چھوٹے سے گاؤں میں ایک چھوٹا دربار ایک بڑے اور معزز زمیندار بنام لالہ درگا پرشاد نے لگایا۔ اس موقعہ پر آس پاس کے حکام اور رئیسان وغیرہ جمع تھے۔ انتظام نہایت عمدہ تھا۔ بہت سی قیمتی مٹھائی۔ دودھ لسٹہ وغیرہ خرچ ہوئے۔ اس دربار میں گھاٹمپور کے پریچروں اور ریورنڈ انچارج پادری جانسن صاحب اور ڈاکٹر مس نائیٹ صاحبہ بھی تشریف لائے سبھوں کی توجہ کیسا خاطر ہوئی سو ہوئی۔ پر جو سلوک پادری جانسن صاحب کے ساتھ کیا گیا وہ نہایت عمدہ اور قابل غور تھا۔ چنانچہ زمیندار مذکور کے لڑکے جو کرائسٹ چرچ کالج کے تعلیم یافتہ ہیں۔ مقام دربار سے قریب ۲ فرلانگ فاصلہ پر پادری صاحب کے استقبال کے لئے موجود رہے اور جب پادری صاحب اور مس نائیٹ صاحبہ وہاں تک پہونچے تو ان کو بہلی پر سوار کرا کے بعوض بیلوں کے خود گاڑی کو کھینچ کر دربار میں پہونچایا۔ سلامی دی گئی۔ پھر پادری صاحب نے چند دعائیں پڑھیں اور دو گیت گائے گئے سبھوں کی خاطر داری کی گئی۔ عین آمد مسیح کے موسم کے موقعہ پر یہ واقعہ دلچسپ معلوم ہوا۔ آسمان کی بادشاہت نزدیک ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا غیر قوموں پر اپنا پاک روح بہتایت سے نازل کرے۔ تاکہ وہ اپنے حقیقی بادشاہ اور منجی ہمارے خداوند یسوع مسیح کو پہچانیں۔ اور خوشی سے اپنے دل کے دربار کو اُس سے زینت دیں تاکہ آخری دربار میں خداوند کے منظور نظر ٹھہریں۔ خدا کا جلال ہو آمین۔ فقط

الراقم ڈبلیو۔ سی۔ گلبرٹ۔ گھاٹمپور۔ ضلع کانپور۔

جناب اڈیٹر صاحب! آپ نے نور افشاں کے ۳۱ ویں جلد کے ۴۸ ویں نمبر میں جو یکم دسمبر کو شائع ہوا رسیدزر کے خانہ میں بندہ کا نام پادری ڈبلیو۔ سی گلبرٹ لکھدیا۔ پر حقیقت میں کوئی پادری نہیں۔ بلکہ فقط ایک معمولی سی مناد ہوں زیادہ حد آداب۔

جشن تاجپوشی

حالات جلسہ تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم مالک ملک انگلستان و ہندوستان بمقام تحصیل گوجرخاں ضلع راولپنڈی جو بصدارت و حسن انتظام جناب اخوند صاحب عبدالرحیم خاں صاحب تحصیلدار حال گوجرخاں و نیز بکوشش جناب نائب تحصیلدار صاحب میاں محمد ریاض الدین صاحب بتاریخ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء قرار پایا۔ چنانچہ عرصہ ایک ماہ پہلے ہی سے تمام علاقہ تحصیل میں مشتہر کرایا گیا تھا کہ ہر ایک گاؤں گاؤں اور گھر گھر ہر ایک فرد بشر کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بباعث تاجپوشی اپنے شہنشاہ معظم کی جو دار الخلافہ دہلی میں ہوگی خوشی و خرمی کرنی ہوگی۔ اسلئے مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۱ء کو تمام اسباب عیش و عشرت کے مہیا کئے گئے تھے اور پڑاؤ مس جو ریلوے سٹیشن کے قریب ہے خیمہ و شامیانہ کھڑے کئے گئے تھے اور سڑکیں بہت عمدہ طریق سے بنوائی گئی تھیں اور در و دیوار ہائے تمام جل اور بوٹوں سے آراستہ و پیراستہ کئے گئے تھے۔ اور مکان نشستگاہ ہر چہار طرف سے جھنڈیوں سے آراستہ تھا اور قریب جگہ یونین جیک یعنے شاہی جھنڈا لہرا رہا تھا اور دیکھنے والا ہر ایک فرد بشر کہہ رہا تھا ہمارے بادشاہ سلامت کا جھنڈا۔ اور اسی رات جو گیارہ اور بارہ تاریخ کے درمیانی رات تھی قدرت ایزدی سے اس قدر بارش باران رحمت الٰہی سے نزول فرما کر یہی کہ تمام علاقہ تحصیل میں سجائے بہشتیوں کے چھڑکا کا کام کر گئی اور گرد و غبار کا کوئی نام و نشاں نہ رہا اور ۱۲ تاریخ کو علے الصباح آفتاب بڑی آب و تاب سے اپنے خلوت خانہ سے نمودار ہوا۔ اور مردمان نے ہر چہار سو سے بوباجے رنگا رنگ تماشہ شروع کیا میز و کرسیاں پہلے ہی سے بترتیب رکھے گئے تھے۔ اور دریاں اور گلیچے بچھائے گئے تھے۔ اور اس میدان میں شامیانہ کے آگے جناب نائب تحصیلدار صاحب بمعہ چند چوہدریان و رؤسا شہر جلوہ افروز ہوئے گئے اور اُدہر جناب افسر مال صاحب میاں فیروز الدین صاحب جو اتفاقاً رخصت پر آئے ہوئے تھے ہمراہ جناب تحصیلدار صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب بمعہ تمام طلبا جنکی تعداد قریباً پانصد ہوگی اور دیگر شرکا کا جلسہ جن کی تعداد قریب دوازدہ ہزار ۱۲۰۰۰ کے ہوگی آموجود ہوئے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بجائے دار الخلافہ دہلی کے ہمارے شہنشاہ کا جلوس تاجپوشی گوجرخاں ہی میں ہے۔ اور ہر ایک فرد بشر خوش و خرم ہوتا تھا۔ اور ہر ایک انسان ایک دوسرے کو اپنے شہنشاہ کی تاجپوشی کی مبارکبادی دیتے تھے اور تمام لوگ اپنی اپنی جگہ قرینے سے بیٹھ گئے۔ اور چند صاحبان نے غزلیں اور اشعار و قصیدہ اپنے شہنشاہ کے اوصاف

حمیدہ میں پڑھ ہے اور چند ایک صاحبان نے نوابی سلطنت انگلشیہ پر بیان فرمائے۔ اور بعد ازاں جناب تحصیلدار صاحب نے شاہی اعلان تاجپوشی پڑھکر سنایا جو بہت ہی عمدہ اور موزوں تھا اور سننے والے عش عش کرتے تھے من بعد مسٹر گلاب خاں نمبردار موضع ہتھ جبتر کو جو واعظ انجیل مقدس بھی ہے۔ دعا مانگنے کے لئے اجازت دی گئی جس نے بہت عمدہ طریق سے اپنے شہنشاہ کی اقبالمندی اور عمر درازی اور نیز رعایا کی بہتری اور ہمیشہ فرمان بردار رہنے کے لئے اچھی طرح سے اپنے حاکم الحاکمین سے دُعا مانگی اور سب حاضرین جلسہ نے آمین کہی اور بعد اس کے قسم قسم کے تماشہ اور کھیلیں ہوتی رہیں۔ اور شہنشاہ کی ایک تصویر بڑے قد کی جلسہ کے درمیان میں آویزاں کی گئی۔ اور مٹھائی اور تمغہ لڑکوں کو تقسیم کئے گئے اور گھوڑے دوڑ بھی ہوئی۔ جو اچھی طرح دوڑے ان کو انعام بھی دیا گیا اور پرکبڈی بھی ہوئی۔ اور غربا کو کھانا بوقت شب و صبح دونوں وقت تقسیم کیا گیا۔ اور محتاجوں کو نیز سفید پوش غربا کو بھی پارچات وغیرہ جناب تحصیلدار صاحب نے اپنے دست مبارک سے عطا فرمائے اور ہر ایک انسان بادشاہ کے لئے اور نیز تحصیلدار صاحب کے لئے دعائے خیر کرتا تھا۔ اور تحصیلدار صاحب کے حسن انتظام کے لئے مبارکباد دیتا تھا۔ نیز معززین سارے شہر و اردگرد کے چوہدریان وغیرہ کو بھی ٹی پارٹی دی گئی۔ جو مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتظام تھا اور ہندوؤں کے لئے علیحدہ اور رات کو تمام مکانوں میں روشنی بھی کی گئی۔ اور آتشبازی بھی چھوڑی گئی۔ مورخہ ۱۲ دسمبر کو بخیریت تمام جلسہ اختتام ہوا۔

الراقم۔ مسٹر گلاب خاں نمبردار واعظ انجیل مقدس
از تحصیل گوجر خاں۔

شعر و سُخن

غزل

کشتۂ عشق مسیحا کا یہ تربہ دیکھو
ہر رواں دوش ملائک پہ جنازہ دیکھو

بھالۂ عاشق عیسےٰ کا کلیجہ دیکھو
لشکرِ غم کے مقابل ہے اکیلا دیکھو

تپ ہجراں سے نہ ہو جائے کہیں کام تمام
اپنے بیمار کو تم آ کے مسیحا دیکھو

میں نہیں شہرۂ آفاق ہوا چاہتا ہوں
عشق میں اپنے کرو خلق میں رسوا دیکھو

دلِ نازک میں ہمارے ہے جمال عیسےٰ
کس پری زاد کو شیشے میں اُتارا دیکھو

قصرِ تنِ عاشقِ عیسےٰ نے کہیں چھوڑا ہے
کھل رہے ہیں در فردوسِ معلّیٰ دیکھو

اے مسیحا! ہے مری جان تمہاری خاطر
موت کا ہو نہ کہیں مجھ سے تقاضا دیکھو

درِ عیسیٰ پہ خدا نے جو مجھے پہنچایا۔
آگیا زیرِ قدم عرشِ معلّیٰ دیکھو

ہے جہاں نقش کفِ پائے مسیحا کا نشاں
ہے خدا ملنے کا سیدھا وہی رستہ دیکھو۔

کشتیٔ عمرِ رواں کا ہے مسیحا ملاح
بحرِ غم سے وہ لگاتا ہے کنارا دیکھو۔

اے قمرؔ عشق مسیحا سے فقط کام رہے
کہیں دنیا کا نہ لگ جائے بکھیڑا دیکھو

حکیم چیدامی لال قمرؔ دھاریوری ہجبانہ روڈ
شہر میرٹھ

مضامین

نیند

گزشتہ سے پیوستہ۔

نیند جسم اور دل دونوں کے آرام کرنے کا نام ہے اور یہی وجہ ہے کہ حالت میں انسان کے چہرے سے نیکی اور بدی کی علامتیں عموماً مفقود ہوتی ہیں۔ ایک گہری نیند میں سوئے ہوئے انسان کے چہرے کا بغور ملاحظہ اور پھر ایک ایسے شخص کے چہرے کا جو سونے کا بہانہ کر رہا ہو رہے اور آپ کو معلوم ہو جاویگا کہ آخر الذکر کے چہرے سے چاہے وہ لاکھ کوشش کرے لیکن ایک جاگتے ہوئے دل کے نشانات ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہیں گے۔ اس کا چہرہ بعض ایسی باتوں کا اظہار کرے گا جنسے بغور شناخت کرنیوالا یقینی طور پر یہ جان لیگا کہ وہ سویا ہوا نہیں۔

اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ صرف آنکھیں ہی نہیں جنکے ذریعہ سے انسانی روح دنیا کی چیزوں کا مشاہدہ کرتی ہے بلکہ

(۲) نیند جسم کی تھکاوٹ اور دماغ کے انجمادِ خون کا نام نہیں بلکہ اس حالت کا نام ہے جس میں دل آرام کرتا ہے گو اگر اسیوقت اُٹھا دیا جاوے تو کام میں لگ بھی سکتا ہو۔ بعض حالتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ جبکہ ہوش کے بڑے مرکز آرام کر رہے ہوتے ہیں تو دماغ کے باقی اعضا کم و بیش کام میں لگے ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایک خاص بیماری میں انسان سوتے سوتے جاگ پڑتا ہے۔ اور حالت بیہوشی میں وہ کام کر گذرتا ہے جنہیں وہ حالت بیداری میں بھی نہ کر سکے۔ فوجی سوار لگام ہاتھ میں پکڑے اُونگھ لیتے ہیں۔

باقی دارد

انتخاب الاخبارات

دہلی دربار کے مفصل حالات

گزشتہ سے پیوستہ

اور ہندوستان کی شریف سالوں کی تاریخیں جان نثار اور محبت اور شاندار خدمت کے کارناموں سے رنگین ہیں۔ جوان سبقوں کا پھل ہے جو ماؤں نے اپنے بچوں کے دلوں میں منقش کئے ہیں۔ میں نے اس ترقی کا حال دلی مسرت سے سنا ہے جو تدریج گر یقینی طور پر پردہ نشینوں میں ہو رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم مستورات کی خواہشمند ہو کہ اپنی لڑکیوں میں تعلیم پھیلانے میں مدد دو تاکہ بڑی ہو کر اپنے آئندہ خاوندوں کی کارآمد تربیت یافتہ رفیق بن سکیں۔ جو زیور تم نے مجھے دیا ہے میں اسے ہمیشہ بہت قیمتی سمجھوں۔ اور جب کبھی اسے میں پہنوں اُس وقت ہزار ہا میل کی خشکی و سمندر ہمارے درمیان حایل ہوتے ہوئے بھی میرے خیالات ہندوستان کے گھروں کی طرف اُڑیں گے۔ اور بار بار اس خوشگوار ملاقات کو میرے تصور میں لائینگے اور اس محبت کو یاد دلائینگے۔ جو تمہارے فرقوں نے میرے ساتھ کی ہے۔ تمہارا یہ زیور ورثہ کے طور پر آئندہ نسلوں کے پاس پہونچے گا اور ہمیشہ اس ملاقات کو یاد دلائیگا۔ جو پہلی انگریزی ملکہ اور ہندوستان والوں کے درمیان ہوئی ہے۔ میں تمہاری مبارکبادوں اور نیک خواہشوں پر جو تم نے بادشاہ سلامت اور میری نسبت ظاہر کیں ہیں۔ تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں اور اپنی دعاؤں کو تمہاری ان دعاؤں کے ساتھ شامل کرتی ہوں جو سلطنت کی مضبوطی اور اتحاد کے متعلق تم نے مانگی ہیں۔

(ہندوستان)

آج اور کل

اگر تم نے دائمی آرام کا مزہ چکھنا ہے تو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ جو لوگ اب کی قدر کرنے والے ہیں انہیں کو اس آرام کا بھید معلوم ہوتا ہے۔ گزشتہ اور آئندہ کو چھوڑ کر جو موجودہ ہیں رہتے ہیں انہیں کا حساب صاف سمجھنا چاہئے۔ گزشتہ ہیں یوں تھا یوں تھا۔ مستورات کا ماتم لیکر بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے۔ ہر وقت نیا وقت ہے اور نیا اُس کو کہتے ہیں۔ جو پہلے سے اچھا ہو کل تک کی ساری باتیں آج کے پیٹ میں سما رہی ہیں۔ اور ان سب باتوں میں آج کچھ اور شامل ہو کر آج سے بہتر کل ہوگا۔ دنیا میں کبھی کوئی چیز کھوئی نہیں جاتی۔ ہم آج سے بہتر کل کو کہتے ہیں۔ یاد رکھو جب تک تم ہوش میں ہو تب تک تمہارا دن ہے۔ تمہارے دن میں ہوش کا اوجالا ہے۔ تم خود ایک دن ہو جس دن کے پیٹ میں آج کا دن اور کل کا دن اور سب دن گزشتہ ہوں۔ یا آئندہ سارا وقت سما رہا ہو۔ جو اپنے آپ کو بھی ختم نہ ہونے والا دن سمجھتا ہو۔ وہی سچا اور جوانمرد ہے۔ رات نام بیہوشی کا ہے۔ ہوش میں دن اور غفلت میں دنیا نام غفلت کا ہے جس دن کے دن اور رات دوسرے (حدمیں) ہیں وہ دن تمہی ہو جس دن میں آجتک کے سارے دن سما گئے اور آئندہ کو ہمیشہ سماتے رہیں گے وہ دن تمہی تو ہو سب کچھ فنا ہونے کے بعد تمہیں بچ رہو گے۔

ہر ایک دن کا تجربہ تمہاری اس زندگی کے کل تجربہ کا جس طرح محض ایک حصہ ہے۔ اسی طرح ہزاروں لاکھوں زندگیوں کا تجربہ تمہارے ہی اندر سما رہا ہے تمہارا تجربہ تمہاری ملکیت ہے۔ تم کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ دوسروں کو آجتک جو کچھ ہوا اور آگے چلکر جو کچھ ہوگا وہ سب تمہارے ہی لئے ہوا اور ہوگا۔ تم ہر ایک دن کو حشر کا دن سمجھ کر اپنا دن بھر کا حساب صاف رکھ سکتے ہو۔ تم کو اپنا حساب کسی دوسرے کو سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ منصف ہوش والا ہے۔ تم اپنے ہوش کو سمجھا کر اپنی تسکین کر دو۔

(شانتی)

کام کرنیوالے انسان

دنیا کی تاریخ بتا رہی ہے کہ دولتمندوں نے کبھی کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا۔ پرائیوٹ آدمیوں کی دولت ویسی دولت نہیں جیسی کہ قومیں یا حکومتوں کی دولت جس سے ہمیشہ اہم کام سرانجام دیئے گئے ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ دولت کے حریصوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جسے کام کے نام سے یاد کیا جا سکے۔ بلکہ اہم کام کرنے والے وہ لوگ تھے جنہوں نے دولت کی بالکل پرواہ نہیں کی جو کہ دولت کے شیدائی نہیں بلکہ مفید مقصد کے آشنائی تھے۔ آپ کے پاس بھی اگر دولت ہے تو آپ بھی اگر اپنے چھوٹے سے حلقے میں دولتمند ہیں۔ تو اس دولتمند کہاوت کو یاد رکھو جو کچھ تم دنیا میں اپنے پیچھے چھوڑتے ہو وہ دوسروں کا ہے جو کچھ تم نے جیتے جی اپنے لئے خرچ کیا وہ کبھی تمہارا تھا۔ جو کچھ تم اپنے ہاتھوں سے نیک کام میں خرچ کر گئے وہ تمہارا ہے۔ وہ تمہارا ہوگا۔

(ا ا)

جدید پایہ تخت ہند کی نیک امیدیں

خوش نصیب کے آثار۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ اخبار پیونیر کو ایر نے جو خبریں ولایت میں شایع کی ہیں اُن کی اصلیت کیا ہے۔ لیکن اگر صحیح ہو تو عجائبات سے نہ ہوگی ہندوستان میں اس بات کی خواہش مدت سے چلی آتی ہے۔ کہ سلطنت کے فرمانروا خاندان شاہی کے براہ راست قائمقام ہونے چاہئیں۔ ہندوستان میں راج بھگتی کے فلینگ کی وضعداری ممالک مغرب سے مختلف اور افضل ہے ہمارے شہنشاہ معظم گربطانیہ

اعظم کے کنگ (بادشاہ) ہیں۔ تو ہندوستان کے امپرر (قیصر) ہیں۔ دونوں منصوبوں کے نمایاں تفاوت کا تقاضا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ شہنشاہ معظم کا تعلق زیادہ تر قریبی کیا جاوے۔ شہنشاہ معظم نے بذات خود تشریف لاکر اور دربار دہلی فرماکر ہندوستان کو جو فخر عظیم عطا فرمایا ہے۔ اس کی خوشیاں کچھ کم نہ تھیں۔ اور اس کے ساتھ حضور ممدوح نے احاطہ بنگال کی آبادی کو خاص طور پر گرویدہ احسان فرماکر سلطنت ہندوستان کا صدر مقام بجائے کلکتہ کے دہلی میں قرار دیا ہے۔ یہ بھی ہندوستان کی قدیم شہرت اور شان کے عین مطابق ہے۔ یہ نمایاں اصلاح باضابطہ طور پر انجام دی گئی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے تمام گورنمنٹیران کے اتفاق رائے کو وزیر ہند بہادر نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور شہنشاہ معظم نے فرمان شاہی میں اعلان فرماکر گویا کہ آخری مہر ثبت کی ہے۔ اس کے حالات اخبار خوان دنیا کو معلوم ہیں۔ اب لیورپول کوریئر نے نہ معلوم یہ کیسے معلوم کیا ہے کہ پایہ تخت دہلی کے ساتھ یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ آئندہ وائسرائے کا عہدہ خاندان شاہی کے ہی جلیل القدر ممبران کا حصہ سمجھا جاوے گا وہ عہدہ غالباً میعادی نہیں ہوگا۔ خدا کرے کہ یہ افواہ صحیح ہووے۔ بقولیکہ تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزہا تقسیم بنگالہ کی واپسی کی خبر ہر چند سرکاری طور پر محفوظ تھی لیکن بعض اخباروں نے اس کی بھنک پہلے سے ہی ظاہر کر دی تھی۔ اور کیا عجب کہ اسی طرح شاہی خاندان کے وائسرائے کا خیال صحیح نکلے۔ بعض اخبارات کلکتہ و الہ آباد نے بھی زبان ظاہر کیا تھا کہ دربار دہلی کے غالباً حضور ہارڈنج صاحب بہادر ولایت واپس جائیں گے۔ اور کوئی جدید وائسرائے ان کی جگہ مقرر ہونگے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ حضور ممدوح کی اعلےٰ لیاقتوں کی ضرورت خاص برطانیہ کے قریب زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ لیکن اخبار لیورپول کوریئر لکھتا ہے کہ حضور ممدوح آغاز اپریل یا مئی کی موسم بہار آئندہ میں واپس چلے جاوینگے۔ وہ برٹش فارن آفس کے مستقل عہدہ کو بدستور سابق زینت دینگے۔ اور کہا جاتا ہے کہ آپ کے حضور ڈیوک آف کناٹ کے فرزند اکبر حضور پرنس آرتھر بہادر تخت دہلی پر بطور نائب السلطنت جلوہ افروز ہونگے قبل پر کرنے اس عہدہ کے آپ کو ڈیوک کا اعزاز بطور حق ذاتی کے دیا جاویگا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ شہنشاہ معظم فیصل فرما چکے ہیں کہ آئندہ وائسرائے ہند کا عہدہ ممبران خاندان شاہی کا حق سمجھا جاویگا۔ اس میں ہر طرح فایدہ ہی ہوگا۔ اس میں اہل ہند کے راج بھگتی کی شان و عظمت زیادہ تر روشن ہوگی۔ انتظام گورنمنٹ آف انڈیا کا طریق وہی ہوگا جو کہ چلا آتا ہے لیکن وائسرائے کا تعلق خاندان شاہی سے وابستہ رکھا جاویگا۔ اس سے انتظامی پالیسی زلزلہ کے خوف سے محفوظ ہوگی۔ اور بھلائی رعایا اور مضبوطی انتظام کا سلسلہ مستقل سطروں پر محفوظ رہیگا۔

کوئلہ کی یافت

ہندوستان میں کوئلہ کی کانوں سے پچھلے سال

ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن کوئلہ نکالا گیا منجملہ اس کے چالیس لاکھ ٹن ہندی ریلویز کے لئے خریدا گیا۔ وہ تین کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ کا تھا۔ اس سے پہلے جو کوئلہ باہر سے منگواتے تھے۔ اس کی کسر پوری کر رہے ہیں اور باقی کوئلہ سے کچھ ہندی کارخانوں میں کھپت ہوا۔ اور فالتو کوئلہ یہاں سے برآمد کیا گیا ہے۔ اس کاروبار میں ہر سال ترقی کی امید واثق ہے۔ حکام ریلوے نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ وہ تمام کانوں کے کوئلہ کی طاقت کا امتحان اور مقابلہ کرے گی۔ اور عمدہ ذات کے کوئلہ کی زیادہ قدر کی جاویگی۔

(اخبار عام)



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان فقط تھوڑے عرصہ کے لئے سجاؤ گھٹا دیا ہے۔

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ	قیمت ے	
میٹل سورج واچ	۔ للعہ	گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ	۔ ۔	۳ برس
میٹل پروآنزر واچ	۔ ہے	گارنٹی ۵ برس
میٹل برانیور واچ	۔ ہے	گارنٹی ۵ برس

یہ گھڑیاں سوگرے کی چابی والی اور دکھاوٹ میں نہایت خوبصورت ہیں۔ میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت عہ چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ انکے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ع۵ تک کی قیمت کے ہیں۔

چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ے سے لیکر ما ۲۵ تک۔ اور دیوار پر لگانے کے کلاک اور میجک کلاک صہ سے لیکر ۱۵ تک ملینگے۔

زیادہ کیفیت کے لئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے۔

مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہے بیوپاریوں کو پورا کمیشن دیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

چنی لال چھگن لال

بمقام ۲۸۸ عبدالرحمان اسٹریٹ۔ بمبئی۔

کلکتے کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا چھبیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہوں اور ہر قسم کے علاج کراکے تنگ آگئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگاکر استعمال کریں۔ اس میں چند خاصیے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اسلئے اسکی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہوجاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے۔ اور تلی کو گراتی ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱۲ر محصول ۱۰ر دو شیشی تک ۵ر قیمت فی شیشی خورد ۸ر محصول ڈاک ۵ر فی شیشی۔

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہوجاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے ایکزیما اچھا ہوجاتا ہے قیمت فی ڈبیہ ۳ر محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے دو ڈبیہ تک ۵ر اور بارہ ڈبیہ تک ۸ر فرمائش کیساتھ اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی اسکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان۔

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ۔

حرفتی کارخانجات

ہر مذہب و ملت کے طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خانہ کے ہوں للعہ سے زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جیج بکس شکار ڈنڈل وکریم وغیرہ دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت کرشالعہ سے ما صہ کروٹل لعہ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں۔

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ فنڈ پریسبٹیری سیالکوٹ کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں۔ ۲۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو انگریزی مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر بے کلارک ایم اے نرکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک

ہندوستان و پنجاب	معہ	پیشگی ۱ر
ہندوستان و پنجاب مابعد		۸ر ۲ ہے
غیر ممالک	ے	۸ر ۲ ہے

شرح اجرت اشتہارات

تعداد اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	صہ
پورا کالم	للعہ	صہ	لعہ
پورا صفحہ	لعہ	سہ	ما

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ مضمون نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

پادری اے۔ ایم دیری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام و اکی برادرز چھپا۔